rekhta

Rubina tabassum
Research scholar

اردو ادب میں فن ناول نگاری کا آغاز باضابطہ طور پر ڈپٹی نذیر احمد سے ہوا۔ ان سے پہلے اردو ادب میں داستانوں اور طویل قصوں کہانیوں کا عام رواج ملتا ہے، جہاں نہ زندگی کی ہلچل سنائی دیتی ہے نہ گردش زمانہ کی اتھل پتھل نظر آتی ہے۔ 'فسانۂ عجائب' ہو یا 'طلسم ہوش ربا' امیر حمزہ ہو یا 'بوستان خیال' طویل ناول ہو کر بھی ہماری زندگی سے الگ خواب وخیال کی دنیا آباد کیے ہوئے نظر آتے ہیں یعنی ان سب کے کردار ہماری اس حقیقی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ نذیر احمد ایسے پہلے ناول نگار ہیں جنھوں نے ناول نگاری کے فن کو نیا روپ دیا اور ایسی تحریک کی بنا ڈالی جو آگے چل کر حقیقت نگاری کے نام سے منسوب ہوئی یعنی نذیر احمد نے طریق معاشرت اور طرز حیات دونوں کو سامنے رکھ کر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں طویل روایتی داستانوں اور قصے کہانیوں کے بجائے ناولیں رقم کیں اور اس طرح انھوں نے قصوں اور حکایتوں کی ایک نئی دنیا تلاش کی۔ ہر چند کی ناول کی یہ ترقی یافتہ شکل مغربی زبان و ادب کی رہین منت ہے، لیکن اس ترقی یافتہ ناول کو جس نے سب سے پہلے زندگی کی سچائیوں سے ہمکنار کیا وہ نذیر احمد ہی ہیں۔ انھوں نے نہ صرف دنیائے ادب کو حیات انسانی کے کرب و اضطراب اور طرز معاشرت کے نشیب و فراز سے متعارف کرایا بلکہ انسانی زندگی اور اس کے طرز فکر و عمل میں غیر معمولی تبدیلی پیدا کی چنانچہ ۱۸۶۹ء میں جب ان کا پہلا ناول 'مراۃ العروس' منظر عام پر آیا تو اسے اصلاحِ سماج اور تہذیب ادب کی عمدہ کاوش سے تعبیر کیا گیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد ملک کی ابتر صورتحال اور اس سے پیدا ہونے والے احوال، اخلاقی زوال اور پستیِ فکر و مزاج کو جنم دے رہے تھے جس کے سدباب کے لیے اصلاحی تحریک اٹھی، اور بہت جلد اس کی سرگرمیاں نقطۂ عروج